جناب حکیم یعقوب اجملی ایڈیٹر عوامی ترجمان، کراچی

اسلامی نظام یا نظامِ مصطفٰےؐ[1]

> دینِ اسلام کے تمام اصول وقوانین اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ ہیں۔ پیارے رسول ﷺ کی حیثیت مبلغ اور داعی کی ہے قانون سازی کی نہیں۔ اس کے برعکس عیسائی مستشرقین دینِ اسلام کو خدائی نظام کے بجائے محمدی نظام (محمڈن لاء) قرار دیتے ہیں جس کا اردو ترجمہ "نظام مصطفےٰ" ہے۔ گویا یہ کہنا عیسائی نظریہ کی تائید ہے[1]۔ لہٰذا یہ اصطلاح صحیح نہیں۔ (ادارہ)

جہاں تک اسلامی نظام کا تعلق ہے، وہ ہر مسلمان کی زندگی میں جاری وساری ہونا چاہیئے۔ اور ہر مسلمان کو اپنی زندگی اسلامی نظام یا نظامِ مصطفٰےؐ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سانچے میں ڈھالنی چاہیئے۔ اور دوسرا فریضہ ہر مسلمان پر یہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اسلامی نظام کو اس سرزمین پر جس میں وہ رہتا ہے، نافذ کرنے کیلئے جدوجہد کرتا رہے۔ اور اس کیلئے جانی ومالی کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرے۔ سیرتِ پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی خلاصہ ہے کہ آپؐ نے سب سے پہلے اسلام کا بنیادی کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"، دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی الوہیت نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کی اتباع نہیں۔ یا اسے یوں کہہ لیجئے کہ الوہیت صرف اللہ کی ہے اور اتباع صرف محمدؐ کی ہے۔ انہی دو مختصر سے جملوں میں پورا اسلامی نظام یا نظامِ مصطفٰےؐ پنہاں ہے۔ جب ہم نظامِ مصطفٰےؐ یا نظامِ اسلام کا دعویٰ کرتے یا اعلان کرتے ہیں، یا اس کے نفاذ کی جدوجہد کرتے ہیں تو ہمیں نظامِ مصطفٰےؐ کی اسناد، دلیلوں یا اتھارٹیز کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم نے ان کو سامنے نہ رکھا تو یقیناً ہم نظامِ مصطفٰےؐ کی صحیح راہ سے بھٹک کر کسی کھڈ میں جا گریں گے۔

سندِ اول:

نظامِ مصطفٰےؐ یا اسلام کی سب سے پہلی سند، دلیل یا اتھارٹی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ مجید ہے۔

سندِ دوم:

دوسری سند، دلیل یا اتھارٹی حدیثِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بسندِ صحیح ہے۔

سندِ سوئم:

تیسری سند اجماعِ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

[1] ان کا نظریہ یہ ہے کہ آپؐ دراصل معنیٰ میں بانیٔ اسلام ہیں کہ قرآن مجید آپؐ کی اپنی تصنیف ہے منزل من اللہ نہیں!

سندِ چہارم:

چوتھی سند اجتہاد ہے جو مذکورہ تینوں دلائل کی روشنی میں کیا گیا ہو اور جو قرآن وسنت کے منافی نہ ہو۔ ان چاروں اسناد کو پیشِ نظر رکھ کر جب آپ اسلام یا نظامِ مصطفےٰ کیلئے جد وجہد کریں گے تو یہ جد وجہد صحیح سمت میں ہوگی۔ چنانچہ اب میں آپ کی خدمت میں اسلام کے چند بنیادی عقائد انہی دلائل کی روشنی میں پیش کرتا ہوں۔

ا۔ اتحاد و یک جہتی:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

" وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا "

کہ " اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط پکڑ لو۔ اور گروہ بندی مت کرو"

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

" أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ " (الانفال)

کہ " اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو اور باہم جھگڑا نہ کرو کہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی"

ایک دوسری جگہ فرمایا:

" إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ " (الانعام)

یعنی " وہ لوگ کہ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور شیعیت (گروہ بندی) اختیار کر لی۔ ان گروہوں میں سے کسی سے بھی (اے اللہ کے نبی) آپ کا کوئی تعلق نہیں"

(ب) اس کے بعد کلمہ طیبہ، نماز باجماعت، زکوٰۃ، رمضان کے روزے اور حج بیت اللہ (اگر استطاعت رکھتا ہو) کو بھی دین کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ (حدیث صحیح)

(ج) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اچھے اخلاق کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔

(د) الزام تراشی، جھوٹ، غیبت، عیب جوئی اور سوئے ظنی کو عیوب قرار دے کر ان سے سختی کے ساتھ اجتناب کا حکم دیا۔ یہ وہ عیوب ہیں جن سے قوموں میں تفرقہ اور انتشار پیدا ہوتا ہے۔ ان امور سے اجتناب کا حکم حدیث صحیحہ اور قرآنِ حکیم دونوں میں موجود ہے۔

صراطِ مستقیم:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی انبیاء کا نام لیکر فرمایا کہ ہم نے ان کو صراطِ مستقیم عطا کی۔ مثلاً حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت فرمایا کہ ہم نے انہیں صراطِ مستقیم

کی ہدایت دی ——— اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ارشاد ہوا :

"انک علی صراط مستقیم "

کہ بیشک آپ صراط مستقیم پر ہیں "

——— اور مومنوں کو سورۂ فاتحہ کے ذریعے صراط مستقیم طلب کرنے کی تلقین فرمائی - اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپؐ سے دریافت کیا کہ صراطِ مستقیم کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا "ما انا علیہ واصحابی" کہ جس راہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں "

جب آپ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک کا بغور مطالعہ فرمائیں گے اور اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات کا جائزہ لیں گے تو آپ کو دو ہی چیزیں ملیں گی کہ مکی زندگی میں آپؐ نے لوگوں کے اذہان و قلوب پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا سکہ جمایا اور انہیں ان تمام محاسن کی تعلیم دی جن کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں اور اصحاب رسول اللہ کی ایسی مقدس جماعت بن گئی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قبول فرمالیا اور اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کے سانچے میں اپنی زندگیوں کو ڈھال لیا - اس کے بعد ہجرت کا حکم ہوا اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ سمیت مدینہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی حاکمیت کو اپنی زمین پر قائم کرنے کے لئے ارشاد فرمایا :

" یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ "

کہ " اے اللہ کے نبی ، آپ مومنوں کو جنگ کے لئے آمادہ کیجیے "

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لئے جنگ ناگزیر تھی - چنانچہ آپؐ اس حکم کے نزول کے بعد اسلامی ریاست کے قیام کیلئے جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ اسلامی ریاست قائم ہوگئی - اللہ تعالیٰ نے تکمیل دین کا اعلان فرما دیا - اور آپؐ اس دنیائے فانی سے رحلت فرماگئے - انا للہ وانا الیہ راجعون!

میں نے یہ مختصر سا مضمون آپ کی خدمت میں احادیثِ صحیحہ اور آیاتِ قرآنی کی روشنی میں پیش کیا ہے جیس صراطِ مستقیم یا سیرتِ پاک کا اجمالی خاکہ ہے ——— خدا کرے کہ نظامِ مصطفٰےؐ کے داعی اس مضمون میں مندرج اشارات سے راہنمائی حاصل کر کے اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنا سکیں - واللہ الموفق !

● مجھے اپنی ذاتی فائل کی تکمیل کے لئے مندرجہ ذیل شماروں کی اشد ضرورت ہے ، براہ کرم تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں

اپریل ۷۵ء ، ستمبر ۷۵ء ، اکتوبر ۷۵ء ، جنوری ۷۶ء ، فروری ۷۶ء ، اپریل ۷۶ء ، فروری ۷۷ء

(اکرام اللہ ساجد)